حاملہ اور مرضعہ کو روزہ نہ رکھنے کی رخصت ہے لیکن بعد میں ان کی قضا ضروری ہے، ان کا کھانا کھلانا روزے سے کافی نہ ہو گا

[الأُردية —اُردو—Urdu]

فتوی: اسلام سوال وجواب سائٹ

ترجمہ: اسلام سوال وجواب سائٹ

مراجعہ وتنسیق: عزیز الرّحمن ضیاء اللہ سنابلی

الحامل والمرضع تفطران وتقضيان ولا يجزئهما الإطعام

فتوى:موقع الإسلام سؤال وجواب

ترجمة: موقع الإسلام سؤال وجواب

مراجعة وتنسيق: عزيز الرحمن ضياء الله السنابلي

49794: حاملہ اور مرضعہ (دودھ پلانے والی عورت) (شرعی عذر کی بنا پر) روزہ نہیں رکھیں گی لیکن بعد میں ان کی قضا ضروری ہے، انکا کھانا کھلانا روزے سے کفایت نہیں کرے گا۔

سوال: میں نے پڑھا ہے کہ حاملہ اور دودھ پلانے والی عورت کے لئےروزہ ترک کرنا جائزہے اوران پرکوئی قضا نہیں ہے بلکہ روزے کے بدلے صرف کھانا کھلانا کافی ہو گا،اوراس کی دلیل میں ابن عمر رضی اللہ عنہما کی روایت پیش کی جاتی ہے،کیا یہ صحیح ہے؟ ہمیں اس کے متعلق دلیل کے ساتھ جانکاری دیں،اللہ تعالیٰ آپ کو برکت سے نوازے۔

Published Date: 2007-12-25

جواب:

الحمدللہ

حاملہ اوردودھ پلانے والی عورت اگر روزے نہ رکھے تواس کے حکم میں علماء کرام کے کئی ایک اقوال ہیں :

پہلا قول: انہیں صرف روزوں کی قضاء کرنا ہوگی، امام احمد، امام ابوحنیفہ رحمہ اللہ کا یہی مسلک ہے اورصحابہ کرام میں سے علی بن ابی طالب رضی اللہ تعالی عنہ نے بھی یہی کہا ہے۔

دوسرا قول : اگر انہیں اپنے آپ پر خدشہ ہو تو صرف قضاء ہوگی ، اور اگر انہیں اپنے بچے کا خدشہ ہو تو قضاء کے ساتھ ہر دن کے بدلے میں ایک مسکین کو کھانا بھی کھلانا ہوگا ، امام شافعی اور امام احمد رحمہا اللہ کا مسلک یہی ہے، جصاص نے ابن عمر رضی اللہ تعالی عنہما سے یہی بیان کیا ہے۔

تیسرا قول : انہیں صرف کھانا کھلانا ہوگا ،اوران پر قضاء نہیں ، صحابہ کرام میں سے عبد اللہ بن عباس رضی اللہ تعالی عنہما کا یہی قول ہے ، اور ابن

قدامہ رحمہ اللہ نے ابن عمر رضی اللہ تعالی عنہما سے بھی یہی بیان کیا ہے۔

دیکھیں: المغنی لابن قدامہ المقدسی (3 / 37)۔

ابو داود رحمہ اللہ تعالی نے ابن عباس رضی اللہ تعالی عنہما سے بیان کیا ہے کہ :

اوران پر جو اس کی طاقت رکھتے ہیں ایک مسکین کا کھانا بطور فدیہ ہے" ابن عباس کہتے ہیں کہ بوڑھے مرد اور بوڑھی عورت کے لیے رخصت تھی کہ وہ روزے کی طاقت رکھتے ہوئے بھی روزہ نہ رکھیں

بلکہ اس کے بدلے میں ہر دن ایک مسکین کو کھانا کھلائیں، اور حاملہ اور دودھ پلانے والی عورت بھی اگر خوف محسوس کرے تو وہ بھی۔

ابو داود کہتے ہیں: یعنی اگر انہیں اپنے بچے کا خدشہ ہو تو وہ روزہ نہ رکھیں بلکہ اس کے بدلے میں کھانا کھلائیں۔ سنن ابو داود حدیث نمبر (2318)

امام نووی رحمہ اللہ تعالیٰ کہتے ہیں: اس کی سند حسن ہے۔

بزار نے نے بھی اسے روایت کیا ہے اوراس کے آخر میں یہ زیادہ کیا ہے کہ :

ابن عباس رضی اللہ تعالیٰ عنہما اپنی حاملہ ام ولد کو کہتے تھے : ''تو اس کی مانند ہے جو روزہ رکھنے کی طاقت نہ رکھے اس لیے تجھ پر فدیہ ہے قضاء نہیں ''۔ حافظ ابن حجر رحمہ اللہ نے ((التلخیص)) میں کہا ہے کہ : دار قطنی نے اس کی سند کو صحیح قرار دیا ہے۔

جصاص رحمہ اللہ تعالیٰ اپنی کتاب((احکام القرآن)) میں اس مسئلہ کے بارے میں صحابہ کرام کا اختلاف ذکر کرتے ہوئے کہتے ہیں :

اس میں سلف رحمہ اللہ تعالیٰ نے تین وجہوں میں اختلاف کیا ہے:

علی رضی اللہ تعالی عنہ کا قول ہے: جب وہ روزہ نہ رکھیں تو انہیں قضاء کرنا ہوگی ان پر فدیہ نہیں ہے ، اورابن عباس رضي اللہ تعالی عنہما کہتے ہیں : ان پر قضاء نہیں بلکہ فدیہ ہے ، اورابن عمر رضی اللہ

تعالیٰ عنہما کا قول ہے: انہیں قضاء اور فدیہ دونوں ادا کرنا ہونگے۔ اھ.

صرف قضاء کے قائلین نے کئی ایک دلائل سے استدلال کیا ہے:

1۔ انس رضي اللہ تعالی عنہ بیان کرتے ہیں کہ نبی صلی اللہ علیہ وسلم نے فرمایا:

" بلاشبہ اللہ تعالیٰ نے مسافر سے نصف نماز اورروزہ معاف کر دیا ہے، اور حاملہ اوردودھ پلانے والی عورت سے بھی"۔(سنن نسائی حدیث نمبر:

2274) علامہ البانی رحمہ اللہ تعالیٰ نے صحیح سنن نسائی میں اسے صحیح قرار دیا ہے۔

نبی اکرم صلی اللہ علیہ وسلم نے حاملہ اوردودھ پلانے والی عورت کو مسافر کی مانند قرار دیا ہے، مسافر روزہ نہیں رکھتا بلکہ بعد میں اس کی قضاء کرتا ہے تو اسی طرح حاملہ اوردودھ پلانے والی عورت بھی ۔ دیکھیں: احکام القرآن للجصاص۔

2۔ مریض پر قیاس: جس طرح مریض روزہ نہیں رکھتا اور بعد میں قضاء کرتا ہے، تو اسی طرح حاملہ اوردودھ پلانے والی عورت بھی قضاء کرے گی۔

دیکھیں : المغنی لابن قدامۃ المقدسی (3 / 37)
المجموع(6 / 273)۔

علماء کرام کی ایک جماعت نے یہی قول اختیار کیا
ہے۔

شیخ ابن باز رحمہ اللہ تعالی مجموع الفتاوی میں کہتے
ہیں :

"حاملہ اوردودھ پلانے والی عورت کا حکم بھی
مریض کا حکم ہی ہے، جب ان دونوں پر روزہ رکھنے
میں مشقت ہو ان کے لیے روزہ نہ رکھنا مشروع ہے

، اور مریض کی طرح جب استطاعت ہو تو قضاء کرنا ہو گی ، اور بعض اہل علم یہ کہتے ہیں کہ ہر دن کے بدلے میں انہیں ایک مسکین کو کھانا کھلانا ہو گا، تو یہ قول ضعیف اور مرجوح ہے۔

صحیح اور راجح قول یہی ہے کہ ان پر مسافر اور مریض کی طرح صرف قضاء ہو گی کیونکہ اللہ تعالی کا فرمان ہے :

"تم میں سے جو بھی مریض ہو یا مسافر وہ دوسرے دنوں میں گنتی پوری کریں "۔[البقرۃ: 184)۔

اھ- دیکھیں مجموع الفتاوی(15 / 225)۔

اور شیخ رحمہ اللہ تعالیٰ کا یہ بھی قول ہے :

اس میں صحیح یہ ہے کہ حاملہ اوردودھ پلانے والی عورت قضا کرے گی ، اورابن عباس اورابن عمر رضی اللہ تعالی عنہما سے جو یہ مروی ہے کہ حامل اوردودھ پلانے والی عورت کھانا کھلائے ، یہ قول مرجوح اور دلائل شرعیہ کے خلاف ہے۔

اور پھر اللہ سبحانہ وتعالیٰ کا فرمان ہے :

"اور جو کوئی مریض ہو یا مسافر وہ دوسرے دنوں میں گنتی پوری کرے"۔[البقرۃ: 185)

حاملہ اور دودھ پلانے والی کو مریض کے ساتھ ہی ملایا جائے گا اور وہ بوڑھے اور عاجز شخص کے حکم میں نہیں، بلکہ وہ دونوں مریض کے حکم میں ہیں لہذا وہ بھی استطاعت ہونے کے وقت بطور قضا روزہ رکھیں گی چاہے قضا میں تاخیر ہو جائے۔ اھ-

دیکھیں: مجموع الفتاوی (15 / 227)۔

اور دائمی کمیٹی کے فتوی میں ہے کہ:

اگر حاملہ عورت رمضان کے روزے رکھنے سے اپنے آپ یا پھر اپنے بچے کی صحت کے بارے میں

خوف محسوس کرے تو اس پر صرف قضا ہو گی، اس میں اس کی حالت بھی مریض ہی کی طرح ہو گی جو روزے رکھنے کی طاقت نہیں رکھتا یا پھر اس سے نقصان پہنچنے کا اندیشہ ہو۔

اللہ سبحانہ وتعالیٰ کا فرمان ہے :

"اور جو کوئی مریض ہو یا مسافر وہ دوسرے دنوں میں گنتی پوری کرے"۔[البقرة: 185]

اور اسی طرح مرضعہ (دودھ پلانے والی عورت) بھی جب اپنے بارے میں خوف محسوس کرے کہ

اگر رمضان میں اس نے اپنے بچے کو دودھ پلایا تو خود اسے تکلیف ہوگی یا اپنے بچے کے بارے میں خوف محسوس کرے کہ اگر وہ روزہ رکھتی ہے اور اسے دودھ نہیں پلاتی تو اس کے بچہ کو تکلیف ہوگی تو ایسی صورت میں روزہ نہیں رکھے گی اور بعد میں صرف قضا کرے گی۔ اھ۔

دیکھیں: فتاوی اللجنۃ الدائمۃ للبحوث العلمیۃ والافتاء (10 / 220)۔

اور فتاوی اللجنۃ الدائمۃ میں یہ بھی ہے کہ:

حاملہ عورت پر روزے رکھنا واجب ہیں ، لیکن اگر اسے اپنے آپ یا بچے پر خدشہ ہو تو اسے روزہ چھوڑنے کی اجازت ہے، لیکن وضع حمل اور نفاس ختم ہونے کے بعد روزوں کی قضاء کرنا ہوگی ۔۔۔ روزوں کے بدلے کھانا کھلانا کفایت نہیں کرے گا، بلکہ روزے ضرور رکھنے ہونگے اور روزے ہی کھانے سے کافی ہیں۔ اھ- دیکھیں : فتاوی اللجنۃ الدائمۃ للبحوث العلمیۃ والافتاء(10 / 226)۔

شیخ ابن عثیمین رحمہ اللہ تعالی شرح الممتع میں اس مسئلہ میں دونوں (حاملہ و مرضعہ) پر صرف قضا کا

قول اختیار کیا ہے اور علماء کرام کا اختلاف ذکر کرنے کے بعد کہتے ہیں : میرے نزدیک یہ قول سب سے زیادہ راجح ہے ، اس لیے کہ یہ مریض اور مسافر کی طرح ہیں جس کی بنا پر ان پر صرف قضا لازم ہو گی۔ اھ-

دیکھیں الشرح الممتع (6 / 220)۔

واللہ اعلم .

سائٹ اسلام سوال وجواب

(محتاج دعا:abufaisalzia@yahoo.com)

IslamHouse.com